R.EGD No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۳ | ۷ اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۷ ستمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۰۵

کشمیر کمیشن کے اجلاس میں تازہ ترین صورتِ حال پر مزید غور و خوض

نئی تجاویز کے متعلق دونوں حکومتوں نے اپنے جواب سے تاحال مطلع نہیں کیا ہے

سری نگر ۶ ستمبر۔ آج یہاں کشمیر کمیشن کا پھر اجلاس ہوا۔ جس میں کشمیر کی تازہ ترین صورتِ حال اور دوسرے معاملات پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ یہ اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔ عارضی صلح کے راستہ میں پیدا شدہ مشکلات کو دور کرنے کے لئے کمیشن نے جو نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ ان پر نئی دہلی اور کراچی میں "تاحال غور کیا جا رہا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان ریاستوں کے وزیر سردار پٹیل سے نئی تجاویز کے بارے میں مشورہ کرنے کے بعد آج تیسرے پہر بمبئی سے نئی دہلی واپس پہنچ گئے ہیں۔ بمبئی سے روانہ ہونے سے قبل انہوں نے ایک بیان میں اس بات پر زور دیا۔ کہ ہندوستان آزاد فوجوں کو توڑنے اور عارضی صلح کی سرحد متعین کرنے کے مطالبات پر اب بھی قائم ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہندوستان ثالث کے تقرر کے مقابلہ میں اس بات کو ترجیح دیگا۔ کہ یہ معاملہ بین الاقوامی عدالت کے ذریعہ طے کرالیا جائے۔

پندرہ ہزار سے زیادہ پاکستانی زائرین اس سال فریضۂ حج ادا کریں گے

کراچی ۶ ستمبر۔ اس سال پندرہ ہزار سے زیادہ پاکستانی زائرین فریضۂ حج ادا کریں گے۔ اس سے قبل زائرین کی اتنی تعداد یہاں سے کبھی نہیں گئی۔ اب تک مغربی پاکستان سے ۱۵۹ ۱۱م اور مشرقی پاکستان سے ۵۵ ۲ زائرین پانی کے راستے حجاز روانہ ہو چکے ہیں۔ عنقریب کراچی سے ۵۰۲ ۳ اور چاٹگام سے ۵۱ ۲ زائرین اور روانہ ہونے والے ہیں۔ علاوہ ازیں ہوائی سروس کے ذریعہ بھی زائرین برابر جا رہے ہیں۔ امید ہے ہوائی جہازوں کے ذریعہ جانیوالوں کی تعداد بھی دو ہزار تک پہنچ جائیگی۔

پنجاب یونیورسٹی میں پبلک ہیلتھ ڈپلومہ کورس کا اجرا

لاہور ۶ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے پنجاب یونیورسٹی میں پبلک ہیلتھ ڈپلومہ کے لئے نئی جماعتیں جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ توقع ہے۔ کہ اوائل اکتوبر میں ان جماعتوں کی پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ پنجاب یونیورسٹی نے متذکرہ ڈپلومہ کے لئے قواعد و ضوابط منظور کرا لئے ہیں۔ اس وقت پاکستان بھر میں پبلک ہیلتھ میں اعلیٰ تعلیمی تربیت کا کوئی انتظام موجود نہیں۔

مشرقی پنجاب کے وزراء لاہور آ رہے ہیں

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ مشرقی پنجاب کے دو وزیر ۸ ستمبر کو لاہور آ رہے ہیں۔ مغربی و مشرقی پنجاب کی حکومتوں نے جو "اپیل منٹیشن کمیٹی" بنائی تھی۔ وہ اس کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ مشرقی پنجاب کے دو اور وزیر ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور سردار اجل سنگھ بھی غالباً "تقسیم کمیٹی" کے اجلاس کے سلسلے میں ۹ ستمبر کو لاہور آئیں۔ (ا۔ ا۔ س)

اخبار احمدیہ

۶ ماہ اخاء ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور سفر کی تکان کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ظفر اللہ خاں کراچی روانہ ہو گئے

لاہور ۶ ستمبر۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان لاہور میں مختصر سے قیام کے بعد آج صبح واپس کراچی روانہ ہو گئے۔

صوبوں کے درمیان اور زیادہ میل جول اور تعاون کا ہونا ضروری ہے

لیگ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی تلقین

کوئٹہ ۶ ستمبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے مختلف صوبوں کے درمیان اور زیادہ میل جول اور تعاون پر زور دیا ہے۔ چنانچہ کل انہوں نے یہاں گورنمنٹ کالج کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ طالب علموں کے لئے ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جا کر تعلیم حاصل کرنے کی سہولتیں مہیا کرے۔ انہوں نے طلباء کو مشورہ دیا۔ کہ انہیں سیاسیات میں عملی حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ انہیں اپنی تعلیم کی طرف پوری توجہ دیتے ہوئے قومی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی تیاری میں اپنا وقت گذارنا چاہیئے۔ تقریر کے دوران میں انہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ کہ بلوچستان کا صوبہ آہستہ آہستہ ذمہ وار حکومت کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ شام کو انہوں نے ریاست قلات کے ایک مقام پر پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے عوام کو مشورہ دیا۔ کہ وہ مسلم لیگ کو مضبوط بنائیں۔ لیگ وہ مقدس امانت ہے۔ جو قائد اعظم کی طرف سے ہمیں ورثہ میں ملی ہے۔ اسکی پوری پوری حفاظت ہمارا اولین فرض ہے۔ یہ مسلم لیگ ہی تھی۔ جس نے مختلف فرقے کے لوگوں کو متحد کر کے حقیقی معنوں میں انہیں ایک قوم بنا دیا۔

آپ کے بعد پاکستان مسلم لیگ کے سکرٹری یوسف اور گورنر جنرل کے ایجنٹ کے مشیر قاضی عیسیٰ نے بھی اپنی تقریروں میں مسلم لیگ کو مضبوط بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔

دریاؤں کی گذرگاہوں کے سروے کا انتظام

کراچی ۶ ستمبر۔ حکومت پاکستان آجکل دریاؤں کی گذرگاہوں کا سروے کرنے اور ملحقہ وادیوں وغیرہ کے جملہ وسائل کو ترقی دینے کے لئے با اختیار علاقائی ادارے قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ گذرگاہوں پر کنٹرول کرنے مناسب مقامات پر بند باندھنے بجلی وغیرہ پیدا کرنے اور اسی نوعیت کے دوسرے کاموں کو ملا جلا کر ایک خاص سکیم کے ماتحت سر انجام دینے کی تجویز بھی سوچی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں کام کی وسعت کا پوری طرح جائزہ لینے کے لئے حکومت نے امریکہ کے ایک ماہر انجینئر کی خدمات حاصل کی ہیں۔ وہ اکتوبر کے وسط میں یہاں پہنچ جائیں گے۔ اور تین چار ماہ تک قیام کریں گے۔ وہ صوبائی اور مرکزی حکومت کے افسران کی مدد سے پاکستان کے تمام دریاؤں کا سروے کریں گے۔ چاٹگام کے علاقے کا دورہ بھی ان کے پروگرام میں شامل ہوگا۔

برطانیہ اور مصر کے تعلقات پر پھر غور کیا جائیگا

قاہرہ ۶ ستمبر۔ لندن میں مصر کے سفیر اگلے ہفتہ کے شروع میں اپنی حکومت سے صلاح و مشورہ کے لئے قاہرہ واپس آ رہے ہیں۔ قاہرہ کے سیاسی حلقوں میں ان کی واپسی کو بہت اہم بتایا جا رہا ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ برطانیہ اور مصر کے تعلقات پر جلد ہی نظر ثانی کرنے کی ایک اور کوشش کی جائیگی۔ مصری سینٹ کے صدر نے بھی ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اب برطانیہ سے ساری فوجیں واپس بلا لینے کا مطالبہ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔

ہندوستان اپنے مطالبات پر بدستور اڑا رہیگا

بمبئی ۶ ستمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہندوستان کشمیر کے معاملے میں اپنے اس مطالبہ سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ کہ عارضی صلح کی سرحد قائم کی جائے۔ اور آزاد فوجوں کو توڑ دیا جائے۔ کانفرنس سے قبل آج انہوں نے کشمیر کمیشن کی نئی تجاویز کے متعلق سردار پٹیل نائب وزیر اعظم سے ۲ گھنٹہ تک مشورہ کیا۔

کراچی ۶ ستمبر۔ امور مہاجرین کے نائب وزیر مسٹر اشتیاق حسین قریشی نے ایک بیان میں مسلمانوں کی جائیدادوں پر قبضے اور راشٹریہ سیوک سنگھ پر سے پابندی اٹھانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ان دونوں اقدامات کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کی طرف ۵ ہجرت کا سلسلہ پھر شروع ہو جائے۔ اگر یہ صورت حال اسی طرح جاری رہی۔ تو پاکستان مجبور ہوگا۔ کہ ان حالات سے دنیا کو آگاہ کرے۔

حبشہ کے وزیر مختار مقیم قاہرہ کی پاکستان میں تشریف آوری

کراچی ۶ ستمبر۔ قاہرہ میں حبشہ کے وزیر مختار آج صبح دوستی اور خیر سگالی کے مشن پر کراچی پہنچے۔ آپ یہاں دو روز تک مقیم رہیں گے۔ اور اس عرصہ میں پاکستان کے گورنر جنرل اور وزیر اعظم سے ملاقات کریں گے۔ آپ نے قاہرہ سے روانہ ہونے سے قبل ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ حبشہ کے اسلامی دنیا کے ساتھ ہمیشہ سے ہی دوستانہ تعلقات قائم چلے آتے ہیں۔ اسی پالیسی کے ماتحت میں اب دنیا کی سب سے بڑی اسلامی حکومت کے دار الحکومت کراچی جا رہا ہوں۔ تاکہ پاکستان اور حبشہ کے تعلقات اور زیادہ مضبوط اور گہرے ہو جائیں۔ قاہرہ کی ایک خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے۔ کہ حبشہ کے وزیر مختار حبشہ اور پاکستان کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کا راستہ صاف کرنے کراچی گئے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سینما اور تماشوں کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے واضح ارشادات

گذشتہ دنوں محترم حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے الفضل میں سینما فلموں کے متعلق دو مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ۱۶ر اگست کے الفضل میں آنجناب کا جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"مجھے اس مسئلہ کے انتظامی پہلو سے نہ تو کوئی تعلق ہے۔ اور نہ اس میں مجھے دخل دینے کا حق ہے............

پس جہاں تک انتظامی پہلو کا تعلق ہے یہ سوال کہ اس بات کا کون فیصلہ کرے گا۔ کہ کونسی فلم جائز ہے اور کونسی ناجائز۔ مجھے نہیں ہونا چاہئیے بلکہ ناظر صاحب امور عامہ یا ناظر صاحب تعلیم و تربیت سے ہونا چاہئیے۔ اور ان نہیں کا فیصلہ اس معاملہ میں تابع ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آخری رنگ رکھتا ہے" (صفحہ ۴)

چونکہ مندرجہ تحریر میں نظارت تعلیم و تربیت کو بھی مسئولین میں شامل کیا گیا ہے۔ اس لئے نظارت تعلیم و تربیت ذیل کا بیان جاری کرنا ضروری خیال کرتی ہے۔

واضح رہے کہ حضرت میاں صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ سینما فلم اپنی ذات میں منع نہیں ہے۔ جس شخص نے سینما فلم کی ایجاد کی ہے۔ اس نے بے شک ایک قابل قدر چیز دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ اور اس کے ذریعہ علمی باتوں کی بہت اشاعت ہو سکتی ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا موجودہ سینما فلمیں جواز کی صورت رکھتی ہیں۔ اس کے متعلق سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"پس سینما اپنی ذات میں برا نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں۔ وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی یا تعلیمی ہو۔ اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ میری رائے یہی ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے۔ پس کوئی حرکت خواہ وہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اگر اس کا مقصد تماشہ دکھانا ہو تو وہ ناجائز ہے۔ مگر سینما تو مخرب الاخلاق ہونے کی وجہ سے ہی ناجائز قرار دیا گیا ہے....... جس چیز کو ہم روکتے ہیں۔ وہ اخلاق کو خراب کرنے والا حصہ ہے۔"

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مشاورت ۱۹۳۹ء)

حضور ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہئیے۔"

(الفضل ۲۳ر نومبر ۱۹۳۴ء)

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے۔ کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا.... میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کروں۔ تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہئیے۔" (خطبہ جمعہ ۸ر دسمبر ۱۹۳۴ء)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"اس کے متعلق میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں۔ کہ کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں نہ جائے۔ اور اس سے کلی طور پر پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اسکے لئے سینما یا اور کوئی تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

(الفضل خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

فرمایا — "جو شخص کہتا ہے۔ کہ میں نے مشارلیکل پکچرز دیکھنے کی اجازت دی ہے وہ کذاب ہے میں نے ایسا نہیں کہا۔ میں نے جو اجازت دی ہے۔ وہ یہ ہے کہ علمی یا جنگی اداروں کی طرف سے جو خالص علمی پکچرز ہوتی ہیں۔ مثلاً جنگلوں۔ دریاؤں کے نقشے یا کارخانوں کے نقشے۔ یا جنگ کی تصاویر جو سچی ہوں۔ ان کو دیکھنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ وہ علم ہے۔"

(الفضل ۲۵ر اپریل ۱۹۴۳ء)

اس کے متعلق نظارت تعلیم و تربیت انتظامی پہلو کو ملحوظ رکھتے ہوئے پہلے بھی اعلان کر چکی ہے۔ اور اس کے مطابق احباب جماعت کا عمل ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب کے مضامین کا ماحصل بھی یہی ہے۔ اور جو چار علامتیں بری اور ناجائز فلموں کی حضرت صاحبزادہ صاحب نے پیش کی ہیں۔ اگر ان کو غور سے دیکھا جائے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ موجودہ فلموں کو جواز کی صورت دینے کے کوئی معنی نہیں ہیں پس جب یہ صورت ہے۔ تو سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات ہی قابل عمل ہیں۔ وھذا ھو المراد

(ناظر تعلیم و تربیت)

کوئٹہ سے لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر کے بعض ضروری کوائف

(از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی)

قریباً اڑھائی ماہ تک قیام فرما رہنے کے بعد حضور اقدس معہ اہلبیت و خدام مورخہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۴۹ء کو واپس لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔

روانگی سے قبل قریباً ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مجلس اطفال الاحمدیہ کوئٹہ کی طرف سے جنرل سیکرٹری کی قیادت میں چھ ممبران پر مشتمل ایک وفد نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک رومال بطور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اور گذشتہ سال کارگذاری پر مشتمل رپورٹ پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی حضور اقدس نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور آئندہ کام کے لئے بعض ہدایات دیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ اہل بیت ایک بجکر چالیس منٹ پر ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے۔ جہاں جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تمام مرد و زن اپنے محبوب امام کو الوداع کہنے کے لئے اپنے امیر کی قیادت میں صف بستہ کھڑے تھے۔

حضور اقدس نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ احباب جماعت کے علاوہ اسٹیشن پر ایک بڑی تعداد غیر احمدی معززین کی بھی تھی۔ بلوچستان کے ہفتہ واری اخبارات "اسلام اور استقلال کے ایڈیٹرز اور سٹار کا نمائندہ بھی موجود تھا۔ احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ اپنے محبوب امام کو رخصت کیا۔

روانگی سے قبل الفضل میں اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ حضور اقدس ۱۴ر ستمبر ۱۹۴۹ء کو کوئٹہ میل کے ذریعہ لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے سبی۔ صادق آباد۔ رحیم یار خان خانپور۔ سمہ سٹہ۔ لودھراں۔ ملتان۔ خانیوال۔ چیچہ وطنی روڈ۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ پتوکی اور رائے ونڈ کے اسٹیشنوں پر مقامی اور ارد گرد کی جماعتوں کے احباب کثیر تعداد میں اپنے محبوب امام کے انتظار میں پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ مردوں کے علاوہ مستورات اور بچے بھی کثیر تعداد میں آئے۔ احمدی احباب کے علاوہ بعض مقامات پر غیر احمدی معززین بھی تشریف لائے حضور اقدس نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ لودھراں۔ ملتان چھاؤنی اور اوکاڑہ کے اسٹیشنوں پر احباب کے زیادہ ہونے کی وجہ سے حضور اقدس گاڑی سے باہر تشریف لائے اور باری باری سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اوکاڑہ ریلوے اسٹیشن پر حضور اقدس کے اعزاز میں استقبالیہ اور الوداعی ہوائی فائر کئے گئے۔ چیچہ وطنی روڈ کے اسٹیشن پر کمی وقت کی وجہ سے تمام دوست مصافحہ کا شرف حاصل نہ کر سکے۔

مشکاف اور سبی ریلوے اسٹیشنوں پر مکرم سید قربان علی شاہ صاحب انسپکٹر پولیس کوئٹہ نے مختلف مقامی دوستوں کی حضور اقدس سے ملاقات کروائی مشکاف کے اسٹیشن پر حضور اقدس دیر تک ان سے مقامی حالات دریافت فرماتے رہے۔

۱۴ر ستمبر ۱۹۴۹ء رچ اسٹیشن پر مکرم کرم الٰہی صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ کوئٹہ کی طرف سے ناشتہ پیش کیا گیا۔ سبی کے اسٹیشن پر مکرم ڈاکٹر عبدالحق خان صاحب کوئٹہ کی طرف سے شام کا کھانا پیش کیا گیا۔ اسی طرح ۱۵ر ستمبر ۱۹۴۹ء کو جماعت احمدیہ خانپور کی طرف سے صبح کا ناشتہ اور جماعت احمدیہ منٹگمری کی طرف سے دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ساڑھے نو بجے شب گاڑی لاہور پہنچی۔ جماعت احمدیہ لاہور کے احباب ہزاروں کی تعداد میں اسٹیشن پر صف بستہ کھڑے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے باری باری سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور اس کے بعد بذریعہ کار رتن باغ تشریف لے گئے۔

"تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ اور حضور کا ارشاد"

ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ لیکن میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور ناقل) بھیج سکے خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور وہ اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔" (الفضل ۲۰ر مئی ۱۹۴۴ء)

(نوٹ) داخلہ ۱۹ر ستمبر سے ۳۰ر ستمبر تک جاری رہے گا۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

خط و کتابت کرتے وقت ... الدین

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۷ ستمبر ۱۹۲۹ء

اسلام کی برتری

(۳)

مغرب کا مشہور مصنف مسٹر لیکی جس نے یورپ کی تاریخ اخلاقیات پر معرکۃ الآراء تصانیف شائع کی ہیں۔ ایک جگہ لکھتا ہے کہ دنیا کی تاریخ کے دو واقعات ایسے ہیں جن کی وجوہات میں معلوم نہیں کر سکا اور جنہوں نے مجھے ہمیشہ ورطۂ فکر و حیرت میں ڈالے رکھا ہے۔ ایک واقعہ تو یہ ہے کہ یونان میں ایک نہایت قلیل عرصہ میں اتنے حکیم اور عالم پیدا ہوئے کہ انہوں نے تقریباً ہر قسم کے علوم و فنون کی بنیاد رکھی۔ اور دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جس قوم نے اسلام کو اختیار کیا اس سے بت پرستی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی اور پھر عود نہیں کر سکی۔

مسٹر لیکی کا مسلمانوں کے متعلق یہ قول حرف بحرف درست ہے۔ دنیا کے پردے پر آج ایک بھی مسلمان آپ ایسا نہیں بتا سکتے۔ جو کسی صورت میں بھی پتھر یا لکڑی کے بنے ہوئے بتوں کو خدا سمجھ کر پوجتا ہو۔ یہاں تک کہ عموماً مسلمانوں کے گھر صدیوں تک تصاویر سے بھی خالی رہے ہیں۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ اسلامی آرٹ تصاویر سے بہت حد تک مبرا ہوتا ہے۔ آپ تمام دنیا میں ایک مسجد ایسی نہیں دکھا سکتے جس میں کسی جانور کی تصویر بھی موجود ہو۔ اگرچہ بعض عجمی اثرات سے کچھ بت پرستانہ رسومات مسلمانوں میں در آئی ہیں۔ لیکن جس چیز کا نام عام اصطلاح میں بت پرستی ہے وہ مسلمانوں میں کبھی نہیں آئی۔ بیشک مسلمانوں میں بعض مصوروں نے بادشاہوں اور بزرگوں کی تصاویر بنائی ہیں لیکن ان تصاویر کے ساتھ مسلمانوں نے کبھی جذبہ عبودیت وابستہ نہیں کیا۔ پھر بعض لوگ قبروں کو اور اپنے پیروں کو سجدہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن وہ بھی ان کو پوجنے کے لئے ایسا نہیں کرتے بلکہ محض جذبہ تکریم کے غلو کی وجہ سے کرتے ہیں۔ الغرض خالص بت پرستی مسلمانوں میں کبھی رواج نہیں پا سکی۔

یہ تو مسلمانوں کی حالت ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا۔ اسلام کے اصول توحید باری تعالیٰ کا اثر آج ہم دنیا کی بت پرست سے بت پرست قوم پر بڑھتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ جب مسلمان ہندوستان میں آئے تو تھوڑے عرصہ بعد ہی ہندوؤں میں ایسے مصلح پیدا ہوئے۔ جنہوں نے توحید کے اسلامی اصول کو اپنایا۔ اور اگرچہ ان میں سے بہت سے اس اصول کو مقامی ماحول سے علیحدہ نہ کر سکے اور ساتھ ساتھ بت پرستی بھی چلی گئی۔ لیکن اس ہندوستان میں بہت سی ایسی بزرگ ہستیاں بھی ہندوؤں میں پیدا ہوئیں۔ جنہوں نے خاص طور پر بت پرستی کے خلاف جنگ کی۔ بابا کبیر داس بابا گورونانک علیہ الرحمۃ کے دلآویز موحدانہ گیتوں سے ہندوستان کی فضا گونج اٹھی۔ ان کے علاوہ عہد اسلامی میں ہندوؤں میں کئی اور بھی بزرگ ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے طور پر وحدت کے نغمے گائے ہیں۔ اور ان گیتوں کا یہ اثر ہؤا کہ آج شاید ہی کوئی تعلیم یافتہ یا کسی قدر سمجھدار ہندو ہوگا جو حقیقتاً دیوی دیوتاؤں کو اس نظر سے دیکھتا ہو جس نظر سے پہلے یہاں انہیں دیکھا جاتا تھا۔ آج ہم اس ملک کو جس میں تینتیس کروڑ دیوتا مختلف ناموں سے پجتے تھے ایک واحد خدا کے پرستار ہونے کا دعویدار پاتے ہیں۔

برہمو سماج اور آریہ سماج تو خاص طور پر بت پرستی کے قلع قمع کی مہم میں مصروف ہیں۔ پنڈت دیانند صاحب نے تو ویدوں کے دیوتاؤں کو بھی ایک واحد خدا کی صفات بنا کر رکھ دیا ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام کا اصول توحید اب ہندوستان میں جو اس وقت بھی دنیا کا سب سے بڑا بت پرست ملک ہے اپنا مقام پیدا کرتا جا رہا ہے اور بتوں کی تمام شان خداوندی ختم ہو چکی ہے۔

یہی حال دوسرے بت پرست ملکوں کا ہؤا ہے بے شک ہندوستان۔ برما اور چین میں ابھی پرانے بت خانے موجود ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ ان ممالک میں ابھی تک ایسے افراد کی کثرت ہے۔ جو بت پرستانہ مراسم ادا کرتے ہیں اور بتوں کے سامنے اپنی عبودیت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن غور سے دیکھنے والی نگاہیں دیکھ سکتی ہیں کہ بت پرستی کا پہاڑ متزلزل ہو چکا ہے اور کوئی دن میں یہ بت جو آج ان ممالک میں نظر آتے ہیں خود بخود منہ کے بل گر پڑیں گے۔

جس طرح اسلام نے مشرق کی بت پرستی کا قلع قمع کیا اسی طرح اس نے مغرب کی بت پرستی کا بھرم بھی کھول کر رکھ دیا۔ عیسائیت قبول کرنے سے پہلے یورپ خالص بت پرست اقوام سے آباد تھا بحیرۂ روم کے گرد جتنی اقوام آباد تھیں۔ مصری یونانی اور رومی سب بت پرست تھے۔ ہندوؤں کی طرح ان لوگوں میں بھی دیومالا موجود تھی۔ اور چپہ چپہ پر بتخانے بنے ہوئے تھے۔ عیسائی مبلغین جو ان ممالک میں شروع شروع میں تبلیغ کرنے کے لئے نکلے انہوں نے عیسائیت پھیلانے کا سب سے آسان ذریعہ یہ خیال کیا کہ یسوع مسیح کو ان صفات سے متصف کر دیا جائے جو ان اقوام کے بڑے بڑے دیوتاؤں کی صفات تھیں۔ اس طرح عیسائیت نے یہاں ایک پہلو سے بت پرستی پر ضرب لگائی تو دوسری طرف خود اس سے آلودہ ہو گئی۔ نظریہ تثلیث کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کی نہ صرف تصاویر بکنے لگیں۔ بلکہ ان کے بت بنا کر خالص بت پرستی بھی اختیار کر لی گئی۔ اس طرح وہ دین جو مسیح علیہ السلام لائے تھے۔ شرک کے سمندر میں غرق ہو گیا

جب مسلمانوں نے سپین میں حکومت قائم کی۔ اور عظیم الشان اسلامی درسگاہیں وہاں قائم ہوئیں۔ تو یورپ کے لوگوں نے بھی ان سے استفادہ کیا۔ پھر صلیبی جنگوں میں بھی مغربی اقوام پر کئی طرح سے اسلامی اثر پڑا۔ اس کا نتیجہ جو واضح ہے۔ اور جس کو متعصب سے متعصب عیسائی تاریخ نویسوں کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے وہ یہ ہے کہ بت پرستانہ عیسائیت نے جس خواب میں ان اقوام کو سلا رکھا تھا۔ اس سے جاگ پڑیں اور یورپ میں اس دور کا آغاز ہؤا جس کو احیائے علوم کا دور کہا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یورپ میں یہ انقلاب اس وجہ سے ہؤا کہ اسلام کے اصول توحید باری تعالےٰ نے تمام ان توہم پرستیوں کی جڑیں اکھاڑ دیں جو بت پرستانہ عیسائیت نے یورپ میں پرورش کر رکھی تھیں۔ اگر اس زمانے میں مسلمان اقوام خود سیاسی طوفانوں میں نہ گھر جاتیں اور یورپ میں تبلیغ کے لئے پھیل جاتیں۔ تو آج یورپ کی تاریخ کچھ اور ہوتی اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ یہ تازہ دم قومیں بیدار ہو کر جہاں بت پرستانہ عیسائیت سے بیزار ہوتی گئیں۔ صحیح دین کا نقشہ سامنے نہ ہونے کی وجہ سے خالص علوم و فنون کی طرف مائل ہو گئیں۔

اگرچہ مغربی اقوام نے آج تک اسلام کو اختیار نہیں کیا اور اسکے متعلق ان میں بیشمار غلط فہمیاں موجود ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اسلام کے اصول توحید باری تعالیٰ کا ان اقوام پر معتدبہ اثر ہو چکا ہے۔ آج ان اقوام میں بھی اکثر اکثریت ان لوگوں کی ہو گئی ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں مانتی۔ صرف کچھ پادری لوگ ہیں جو اب اس مردے کو اٹھائے پھرتے ہیں۔ قرآن کریم ہی نے اس مسئلہ کو صاف کیا ہے۔ دنیا میں اسلام سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام اور آپکی والدہ کی شان الوہیت پر اتنی مؤثر ضرب کسی نے نہیں لگائی۔ قرآن کریم میں نہایت واضح الفاظ میں کئی پیرایوں سے اس مشرکانہ اصول کی تردید کی گئی ہے۔ حضرت مسیحؑ کی ابنیت اللہ کی صریح تردید کی گئی ہے۔ اور ان کو اور ان کی والدہ کی بشریت کے کئی جید ثبوت دیتے ہیں۔ ان کو محض اللہ تعالیٰ کے نیک اور مکرم عباد بیان فرمایا ہے۔

الغرض اسلام کے نظریہ توحید باری تعالےٰ نے بت پرستانہ عیسائیت کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ اور موجودہ عیسائی دنیا ان کی الوہیت کے پھندے سے بہت حد تک آزاد ہو چکی ہے۔ یہ اعجاز صرف اسلام ہی نے کیا ہے بے شک مغرب کی موجودہ علوم و فنون کی ترقیوں نے ان کو دوسری انتہا یعنی الحاد کے خوفناک گڑھے پر کھڑا کر دیا ہے۔ لیکن یہ ترقیاں خود اسبات کا نتیجہ ہیں کہ اسلام کے نظریہ توحید نے اسکو اس توہم پرستی سے نجات دلائی۔ جس میں وہ اسلام کے قرب میں آنے سے پہلے گرفتار تھا۔

اسلام کے اس نظریہ نے نہ صرف مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ مکرمہ سے الوہیت کا لباس اتار دیا بلکہ اس نے ہر قسم کے بتوں اور دیوتاؤں سے ان کی خداوندی چھین لی۔ اور وہ قدرتی طاقتیں جن کو خدا سمجھ کر پوجا جاتا تھا۔ اب انسان کے ادنےٰ غلام بن گئی ہیں۔ اگر قرآن کریم توحید باری تعالیٰ پر اتنا زور نہ دیتا۔ تو دنیا اپنی توہم پرستیوں میں خدا جانے کہاں سے کہاں تک پہنچ چکی ہوتی۔ کیا یہ حق کی فتح نہیں ہے۔؟

بے شک ابھی دنیا نے دینِ اسلام کو قبول نہیں کیا۔ بیشک ابھی تک دنیا اس سے نفور ہے لیکن اگر آپ قبل اسلام اور بعد اسلام کی تاریخ عالم کا غور سے مطالعہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اسلام نے دنیا کی ہیئت کذائی بدل کر رکھدی ہے اور اس اعجاز نمائی میں اسلام کے بنیادی اصول توحید باری تعالےٰ کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ خواہ دنیا پر اس کا اثر بالواسطہ پڑا ہو یا بلاواسطہ۔ سچ تو یہ ہے کہ آج ایک سچا مسلمان اپنے پھیپھڑوں کی پوری طاقت صرف کر کے دنیا کے اونچے سے اونچے مینار پر کھڑا ہو کر اگر یہ نعرہ لگائے کہ

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

تو اس کا حق ہے۔ یقیناً عالم دنیا اس نعرہ پر اللہ اکبر اللہ اکبر کا نعرہ لگانے کے لئے تیار ہے۔ مگر افسوس ہے کہ خود مسلمان ہی اپنے اس حق کو استعمال کرنے کے لئے تیار نہیں اور مسلمانوں کی یہی بے حسی ہے جو خود اسلام کے ان فرزندوں کو بھی جو دوسروں کی گودوں میں پل رہے ہیں۔ اسلام کی حقانیت اور اس کے اصولوں کی افادیت سے منکر بنا رہی ہے

اسلامی احکامِ پردہ کا خلاصہ

پردہ کے متعلق سات بنیادی نکتے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

آج کل پاکستان میں پردہ کی بحث زوروں پر ہے۔ اور بعض بڑے بڑے لیڈر اسلامی احکامِ پردہ کے متعلق ایسے خیالات ظاہر کر رہے ہیں۔ جو یقیناً خلافِ تعلیمِ اسلام ہیں۔ میں نے اسلامی پردہ کے متعلق کچھ نوٹ تیار کر رکھے ہیں۔ اور انشاء اللہ کسی وقت ان نوٹوں کی روشنی میں مضمون لکھنے کی کوشش کرونگا۔ لیکن فی الحال بغیر کسی دلیل اور حوالہ کے اسلامی پردہ کے متعلق چند مختصر فقروں میں اپنی تحقیق کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ہمارے دوستوں کو اطلاع رہے۔ اور وہ اپنے مباحث میں اس خلاصہ کو مدنظر رکھ سکیں۔

(۱) اسلام سے قبل عرب عورتیں پردہ نہیں کرتی تھیں۔ اور اسلام کے اوائل زمانہ میں مسلمان عورتوں میں بھی پردہ کا رواج نہیں تھا۔ لیکن ۵ھ کے قریب پردہ کے احکام نازل ہوئے اور مسلمان عورتوں کو حجاب یعنی پردہ کا حکم دے دیا گیا۔

(۲) پردہ کے متعلق جو احکام نازل ہوئے۔ ان کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ مسلمان عورتیں غیر محرم مردوں کے سامنے (اور شریعت نے محرم مردوں کی تعیین فرما دی ہے۔ مثلاً باپ۔ بیٹا۔ خاوند۔ بھائی۔ چچا ماموں وغیرہ) اپنی زینت کا اظہار نہ کریں۔ اور زینت کے لفظ میں قدرتی زینت۔ یعنی جسمانی حسن اور مصنوعی زینت یعنی لباس و زیبائش دونوں کا مفہوم شامل ہے۔

(۳) لیکن کمال حکمت سے۔ اسلام نے عورتوں کی مجبوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے زینت کے اظہار کے تعلق میں بعض چیزوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ مثلاً ہاتھ جو کام کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ پاؤں جو چلنے پھرنے کے لئے ضروری ہیں آنکھ جو راستہ دیکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اور ناک اور مونہہ کا دہانہ جو سانس لینے کے لئے ضروری ہیں مستثنیٰ ہیں۔ مگر باقی چہرہ ہرگز مستثنیٰ نہیں۔ البتہ بیماری کے موقعہ پر جبکہ مجبوری کی صورت ہو جسم کسی حصہ کا ڈاکٹر کو دکھانا جائز ہے۔

(۴) زینت کے عدم اظہار کے تعلق میں اسلام نے یہ بھی ہدایت دی ہے۔ کہ ایک مسلمان عورت کسی غیر محرم مرد کے ساتھ مصافحہ نہ کرے۔ کیونکہ اس طرح اس کے جسم کی زینت کا اظہار ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح اسلام نے یہ ہدایت بھی دی ہے۔ کہ غیر محرم مرد کے ساتھ کلام کرتے ہوئے عورت اپنی آواز کی نرمی اور لوچ کو چھپائے۔ اور بلند اور سنجیدہ لہجہ کے ساتھ کلام کرے۔ تاکہ آواز کی زینت بھی جو عورت کے قدرتی حسن کا حصہ ہے پردہ میں رہے۔

(۵) پردہ کے تعلق میں اسلام یہ ہدایت بھی دیتا ہے۔ کہ کسی عورت اور مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی غیر محرم مرد و عورت کو علیحدگی میں ملیں۔ جبکہ کوئی تیسرا محرم شخص ساتھ نہ ہو۔ مثلاً کسی غیر محرم مرد و عورت کا علیحدہ کمرے میں جا کر خلوت میں ملنا۔ اسلامی تعلیم کے مطابق ممنوع ہے۔ وغیر ذالک

(۶) اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے۔ کہ چونکہ رستہ دیکھنے کی سہولت کے لئے آنکھ پردہ کی قیود سے مستثنیٰ ہے۔ اس لئے اخلاق کی حفاظت کے لئے مرد و عورت دونوں کو چاہیئے کہ جب وہ کسی غیر محرم کے سامنے آئیں تو پردہ کے عام احکام کے علاوہ اپنی نظر کو نیم خوابیدہ صورت میں نیچا رکھیں۔ اسی ضمن میں یہ بات بھی ناجائز ہوگی۔ کہ کوئی مرد چھپ چھپ کر کسی غیر محرم عورت کو دیکھے یا کوئی عورت کسی غیر محرم مرد کی طرف تاڑنے کی غرض سے نظر اٹھائے۔ مگر اتفاقی نظر جو فوراً ہٹالی جائے قابلِ معافی ہے۔

(۷) پردہ کے احکام بلوغ کی عمر سے شروع ہوتے ہیں۔ یعنی خورد سالہ لڑکے اور لڑکیاں پردہ کے احکام سے مستثنیٰ ہیں۔ اسی طرح بوڑھی عورتیں جو مخصوص جنسی تعلقات کی حد سے تجاوز کر چکی ہوں۔ وہ بھی نفرداً لے پردہ کے احکام سے مستثنیٰ ہیں۔

اوپر کی حد بندیوں اور شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ کہ مسلمان عورتیں کسی کام یا ڈیوٹی کے تعلق میں یا جائز تفریح یا صحت کی اغراض کے ماتحت اپنے مکان سے باہر آئیں جائیں۔ اور اسلام اس معاملہ میں کوئی ناواجب حد بندی نہیں لگاتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں مسلمان عورتیں تعلیم پاتی اور تعلیم دیتی تھیں۔ اپنے کام کاج کے تعلق میں گھروں سے باہر آتی جاتی تھیں۔ جنگوں میں مردوں کو پانی وغیرہ پلانے اور مرہم پٹی وغیرہ کرنے کا فرض بجا لاتی تھیں۔ اور خاص ضرورت کے وقت میں دشمن کے مقابلہ پر تلوار بھی چلا لیتی تھیں۔ اور ان کے لئے یہ سب کام بالکل جائز سمجھے جاتے تھے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو عورتیں صبح اور عشاء وغیرہ کی نمازوں میں بھی الگ صف بنا کر شامل ہو جاتی تھیں۔ ان کاموں اور اسی قسم کے دوسرے جائز کاموں کے متعلق اسلام کوئی روک پیدا نہیں کرتا۔ اور نہ وہ عورت کو گھروں کی چار دیواری میں قیدیوں کی طرح بند رکھنا چاہتا ہے۔ گو یہ ضرور درست ہے۔ کہ اسلام اس بات کی تحریک کرتا ہے کہ عورت کو چاہیئے۔ کہ اپنی بہترین توجہ بچوں کی تربیت پر خرچ کرے تاکہ ہر آئندہ نسل گذشتہ نسل سے بہتر ہو۔ اور قوم کا قدم ترقی کی طرف اٹھتا چلا جائے اور اس غرض سے وہ مرد و عورت دونوں کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے تمام اعمال و افعال میں نیکی اور تقویٰ کی روح کو مدنظر رکھیں۔

اسلامی احکام کا جو خلاصہ اوپر درج کیا گیا ہے۔ اس کی تائید میں میرے پاس خدا کے فضل سے یقینی اور قطعی دلائل موجود ہیں۔ اور اگر خدا نے مجھے توفیق دی تو انشاء اللہ کسی وقت مفصل مضمون کے ذریعہ انہیں بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور) ۲/۹/۴۹

جامعہ احمدیہ کے طلبہ مولوی فاضل کا شاندار نتیجہ!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے صاحبزادہ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے دو بچوں کی کامیابی

(از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

اس سال جامعہ احمدیہ کی طرف سے چھبیس ۲۶ طالب علم پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں شریک ہوئے تھے جن میں سے صرف دو طالب علم فیل ہوئے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ نتیجہ ۹۲ فیصدی سے بھی اوپر رہا۔ کامیاب طلبہ کے نام یہ ہیں:۔

(۱) مولوی دین محمد صاحب
(۲) " محمد صدیق "
(۳) " محمد اجمل "
(۴) سید سعید احمد صاحب
(۵) مولوی بشیر احمد صاحب ہوشیارپوری
(۶) " مبارک احمد " شاہپوری
(۷) محمد دین صاحب (۸) مولوی خورشید احمد صاحب
(۹) مرزا محمود بیگ صاحب (۱۰) مولوی محمد جمیل صاحب
(۱۱) مولوی محمد اشرف صاحب (۱۲) چوہدری غلام رسول "
(۱۳) مولوی محمد عبد اللہ صاحب گجراتی
(۱۴) مولوی مبارک احمد صاحب اعجاز
(۱۵) " مسعود حسین خان صاحب
(۱۶) مرزا محمد ادریس صاحب
(۱۷) مولوی عبد المجید صاحب نیاز
(۱۸) سید محمود احمد صاحب ناصر پسر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم
(۱۹) شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی
(۲۰) سید عزیز احمد صاحب
(۲۱) مولوی نصیر احمد صاحب
(۲۲) " عبد المنان صاحب
(۲۳) چوہدری محمود احمد صاحب سرگودھی

اللہ تعالیٰ ان تمام طلبہ کو کامیابی مبارک کرے اور اسلام و احمدیت کی نمایاں خدمت کی توفیق بخشے آمین چوبیسویں طالبعلم مولوی خان محمد صاحب کے متعلق امید ہے کہ کامیاب ہو جائینگے لیکن ابھی یونیورسٹی نے ان کے نتیجہ کا اعلان نہیں کیا۔ عنقریب ہو جائیگا۔ انشاء اللہ

جامعہ احمدیہ کے ان طلبہ کے علاوہ مندرجہ ذیل طالب علم پرائیویٹ طور پر کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کا بھی ایک بڑی حد تک جامعہ احمدیہ سے ہی تعلق ہے۔ (۱) مرزا رفیع احمد صاحب پسر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ (۲) سید مسعود احمد صاحب پسر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم (۳) مولوی عطاء اللہ صاحب پسر میاں سراج دین صاحب مؤذن (۴) مولوی بشیر احمد صاحب زاہد (۵) مولوی کبیر احمد صاحب بھٹی (۶) مولوی نور محمد صاحب دہلوی (۷) سید مجید احمد صاحب (۸) سید احمد حسین صاحب حیدرآبادی (۹) مولوی محمد یاسین صاحب

اس سال کے نتیجہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کامیاب ہونے والے طلبہ میں ایک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ اور دو بچے استاذنا المرحوم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ ابھی تک یونیورسٹی کی طرف سے تفصیلی نمبر موصول نہیں ہوئے۔ لیکن اتنا معلوم ہوا ہے۔ کہ سید محمود احمد صاحب ناصر یونیورسٹی میں تیسرے درجہ پر آئے ہیں دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جہاں یونیورسٹی میں مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کی نسبت قریباً اٹھاون فیصدی ہے۔ جامعہ احمدیہ سے کامیاب ہونے والوں کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بانوے فیصدی سے بھی زائد ہے اس سال کسی اور ادارہ کی طرف سے اتنی تعداد کامیاب ہونے والے طلبہ کی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اساتذہ جامعہ احمدیہ کو بھی بہترین جزا دے۔ جنہوں نے محنت سے طلبہ کو دن رات پڑھایا اور وہ طلباء بھی مستحق مبارکباد ہیں جنہوں نے خدمت دین کی نیت سے محنت و عرقریزی سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ سب کو یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں:۔

اناجیل میں مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر بعد میں شامل کیا گیا

علمائے کلیسیا کی طرف سے تحریف والحاق کا اقرار

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں مقدر تھا کہ محض خدا کی قدرت سے ایسے علوم دلائل اور شہادتیں پیدا ہو جائیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت صلیب پر فوت ہونے۔ آسمان پر جانے اور دوبارہ آنے کے عقیدہ کی بطالت کو روشن تر کر دیں کیونکہ یہ زمانہ کاسر الصلیب کا زمانہ ہے۔

یہ علوم و شہادات آپ نے اپنی معرکۃ الآرا کتب میں جمع کر دی ہیں۔ آپ کے بعد بھی نئے نئے انکشافات کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ مقالہ انہی انکشافات کی ایک جھلک ہے۔

انیسویں صدی کی تاریخی اور علمی ریسرچ کے بعد یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے کہ اناجیل میں مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر الحاقی ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ متی اور یوحنا جو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری بتائے جاتے ہیں آپ کے آسمان پر جانے کے واقعہ کا ذکر تک نہیں کرتے یہ حواری واقعات صلیب کے چشم دید گواہ تھے۔ اگر یہ واقعہ درست ہوتا تو اس کی غیر معمولی اہمیت کے لحاظ سے ضروری تھا کہ اس واقعہ کا ذکر انجیل میں کیا جاتا۔ عدم ذکر صاف ظاہر کر رہا ہے کہ یہ واقعہ سرے سے غلط ہے۔

واقعات صلیب کے چشم دید حالات پر مشتمل ایک خط جو حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک دوست نے دیے ایک سکندریہ کے دوست کے نام لکھا تھا اور جو ۱۹۰۷ء میں کروسی فیکشن کے نام سے "انڈو امریکن کی کمپنی" کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یوحنا کو اصل حال معلوم تھا کہ حضرت مسیح آسمان پر نہیں گئے بلکہ پہاڑ کے گرداگرد جو کہر تھا۔ اس میں سے ہو کر اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔

"یوحنا وہاں موجود تھا مگر اس نے اصل حال نہ کسی کو بتایا نہ تحریر میں لایا"

اسی طرح لکھا کہ دوسرے مقرب حواریوں کو بھی آپ نے بتا دیا تھا:-

"کہ میرا یہاں رہنا خالی از خطرہ و فساد نہیں اس لئے میں کسی اور جگہ جاؤں گا"

مقام غور ہے جب خاص حواریوں کو یہ علم تھا کہ آپ آسمان پر نہیں گئے بلکہ کسی دور دراز کے تبلیغی سفر پر روانہ ہو گئے ہیں۔ بایں حالت انجیل میں وہ کیسے ذکر لکھ سکتے تھے کہ آپ آسمان پر چلے گئے۔ باقی رہ گئی مرقس اور لوقا کی انجیل ان کے آخر میں آسمان پر جانے کا واقعہ درج ہے۔ لیکن اوّل تو یہ دونو حواری نہیں تھے بلکہ تبع تابعین میں تھے دوئم تحقیقات جدید سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ان اناجیل میں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر الحاقی ہے۔ اس سلسلہ میں علمائے کلیسیا کی شہادتیں درج ذیل ہیں

مفسر بائیبل پادری جے آر ڈملو کی شہادت

(۱) انجیل لوقا کے آخر میں لکھا ہے۔ "ایسا ہوا جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا ان سے جدا ہوا اور آسمان پر اٹھایا گیا" پادری جے آر ڈملو اس مقام کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ الفاظ "اور آسمان پر اٹھایا گیا" بعض قدیم نسخوں میں موجود نہیں ہیں۔ (ملاحظہ ہو تفسیر بائیبل از جے آر ڈملو)

(۲) مرقس کے آخری باب کی آخری بارہ آیات (یعنی $\frac{16}{9 \text{ تا } 20}$) جن میں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر بھی شامل ہے۔ ان کے متعلق پادری جے آر ڈملو لکھتے ہیں۔ "اندرونی شہادت اس بات کا قطعی فیصلہ کرتی ہے کہ آخری بارہ آیات مرقس کی نہیں ہیں"

یہ بارہ آیات انجیل مرقس میں کیسے داخل ہوئیں یہی مفسر بائیبل اس مقام کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

"ابتداء میں مرقس کی انجیل چونکہ پہلا مفصل اور مستند بیان ہمارے خداوند کے سوانح کا تھا۔ اس لئے شروع شروع میں اس کی اشاعت بھی بہت ہوئی۔ اس وقت اس انجیل کا اختتام مسیح کے گلیل میں جانے کے ذکر سے ہوتا تھا۔ جو اب صرف متی میں ملتا ہے۔ مگر بعد میں جب پہلی اور تیسری (یعنی متی اور لوقا کی اناجیل) شائع ہوئیں تو ان میں مرقس کا سارا مضمون آگیا بلکہ ان میں حضرت مسیح کی بہت سی نئی تفریحیں بھی شامل ہو گئیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مرقس کی اشاعت بالکل رک گئی۔ جب حواریوں کے زمانہ کے خاتمہ پر یہ کوشش کی گئی کہ حواریوں اور ان کے ساتھیوں کی یادداشتیں یکجا کی جائیں تو مرقس کی متروک انجیل کا کوئی نسخہ آسانی سے دستیاب نہ ہو سکا۔ اور جو نسخہ ملا جس سے مزید نقلیں تیار کی گئیں۔ اس کا آخری ورق پھٹا ہوا تھا اس لئے ایک موزوں خاتمہ کسی دوسرے شخص نے لکھ کر حاشیہ لگا دیا۔ ایک "ارمنی" نسخہ جو حال ہی میں دریافت ہوا ہے اس ضمیمہ کو جو اس طرح مرقس کے ساتھ لگایا گیا ارمنی عیسائیوں کی طرف منسوب کرتا ہے"

تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ان الفاظ کو ارسطین نے بعد میں بڑھایا تھا۔ یہ عجیب بات ہے کہ پادری جے آر ڈملو نے انجیل مرقس کے جس قدیم نسخے کا حوالہ دیا ہے کہ اس میں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر نہیں ہے۔ یہ نسخہ ۱۸۹۱ء میں ہی آرمینیا سے حاصل ہوا یہی وہ سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے یہ تحقیق اپنی معرکۃ الآرا کتاب ازالہ اوہام میں پیش کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے بلکہ فوت ہو چکے ہیں۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ چونکہ لوقا کی انجیل۔ متی اور مرقس کی انجیل سے مرتب کی گئی ہے۔ اس لئے بالکل ممکن ہے کہ لوقا نے مرقس کے محرف نسخوں کے پیش نظر جن میں آسمان پر جانے کا ذکر ہے اپنی انجیل میں نیز اپنی تصنیف اعمال الرسل میں (جو کہ انجیل میں شامل ہے) مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر کر دیا ہو۔

انجیل کے جدید ایڈیشن پر حاشیہ آرائی

اس علمی اور تاریخی نقد و جرح سے مجبور ہو کر انجیل کے جدید ایڈیشن میں مرقس کی آخری بارہ آیات کے متعلق حاشیہ میں یہ نوٹ دے دیا گیا ہے کہ قدیم نسخوں میں "آیات نمبر ۹ تا ۲۰ کی بجائے (جن میں آسمان پر جانے کا ذکر ہے نا قل) یہ عبارت پائی جاتی ہے:-

"اور جو نہیں فرمایا گیا تھا وہ سب انہوں نے پطرس کے ساتھیوں کو مختصر طور پر سنا دیا۔ اور اس کے بعد خود یسوع نے بھی ان کی معرفت مشرق سے مغرب تک ہمیشہ کی زندگی کی پاک اور لازوال منادی پھیلائی"

اس نوٹ سے جہاں یہ ثابت ہو گیا کہ مرقس کی آخری بارہ آیات پرانے نسخوں میں شامل نہیں ہیں بلکہ الحاقی ہیں۔ وہاں یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ صلیبی واقعہ کے بعد نہ صرف حواریوں نے بلکہ "خود مسیح نے بھی" مشرقی اور مغربی ممالک میں حیات جاودانی کی لازوال منادی پھیلائی فقرہ "خود یسوع نے بھی" صاف ظاہر کرتا ہے کہ مسیح آسمان پر نہیں گئے بلکہ اسی زمین پر کافی عرصہ تک اپنے شاگردوں کو ساتھ لے کر منادی کرتے رہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحقیق کی لفظ بلفظ تائید ہے جو آپ نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" پیش کی ہے۔

ینابیع الاسلام کے مصنف کی شہادت

پادری ڈبلیو سینٹ کلیر ٹسڈل ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی جو کہ ینابیع الاسلام کے بھی مصنف ہیں اپنی کتاب Mohammad objections to Christianity جس کا ترجمہ پادری احمد شاہ نے "اعتراض المسلمین" کے نام سے کیا ہے۔ لکھتے ہیں "مرقس ۱۶ باب آیات ۹ تا ۲۰ بعض قدیم نسخوں میں پائی نہیں جاتیں۔ اس لئے ٹھیک معلوم نہیں ہوتا کہ انکو مقدس مرقس نے تحریر کیا ہو۔ غالباً کسی کاتب نے ان کو تشریح کے لئے مقدس مرقس کی انجیل کے اختتام پر لکھا ہوگا جس کو مابعد کے کاتبوں نے متن کا جزو قرار دے کر اس میں داخل کر دیا" (کتاب مذکور صفحہ ۲۲)

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کی شہادت

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ایڈیشن ۱۱ جلد ۷ صفحہ ۳۱۰ پر لکھا ہے:- "مرقس کی آخری بارہ آیات اور بھی بعد میں —— غالباً دوسری صدی کے ابتداء میں —— اصلی بیان پر زائد کی گئیں۔ شاید اس لئے کہ اس کے آخری حصہ کی جگہ لے سکیں۔ جو ضائع ہو چکا تھا یا جسے ناقص سمجھا گیا تھا"

ان علمی اور تاریخی شہادات سے ظاہر ہے کہ مرقس کی انجیل کا آخری حصہ جس میں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے بعد میں بڑھایا گیا۔ لوقا کی انجیل میں جو آسمان پر جانے کا ذکر ہے وہ بھی بعض قدیم نسخوں میں نہیں پایا جاتا۔ ویسے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ لوقا نے مرقس کی انجیل کو اپنی انجیل میں استعمال کیا ہے۔ لوقا کو چونکہ محرف انجیل مرقس ملی اس لئے اس نے آسمان پر جانے کا ذکر کر دیا۔ اس کے علاوہ متی اور یوحنا جو کہ حواری تھے اپنی اناجیل میں اس واقعہ کا ذکر تک نہیں کرتے۔

آسمان پر جانے کا خیال کس طرح پیدا ہوا؟

واقعہ صلیب کے ایک عینی شاہد کا ہم ذکر کر چکے ہیں یہ شہادت جو کہ ایک لوح مکتوب میں درج ہے ایک ایسی شہادت ہے جو کہ واقعات صلیب کی نوعیت کو صحیح طور پر سمجھنے میں بہت مدد دے سکتی ہے۔ یہ مکتوب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک ہم عصر اور واقعہ صلیب کے ایک عینی شاہد نے اپنے سلسلے کے احباب کو مصر میں لکھا اور جو سکندریہ کے ایک پرانے مکان سے دستیاب ہوا۔ محکمہ آثار قدیمہ مصر نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ یہ مکان زمانہ قدیم میں "داسیری" فرقے کا مسکن تھا۔ جو حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں علمائے فطرت کا ایک مقتدر باخدا اور باعمل گروہ تھا۔ اس مکان کے

برطانیہ سے پاکستان کی شکایات

(ارچرڈ سائمنڈز کے قلم سے)

اگست ۱۹۴۷ء میں گورنر جنرل بنتے وقت مسٹر جناح نے کہا:"دنیا بھر میں اس چیز کی نظیر نہیں ملتی کہ ایک قوم نے دوسری قوموں کو رضاکارانہ طور پر مکمل اختیارات سونپ دیئے ہوں۔ دراصل یہ کامن ویلتھ کے عظیم الشان نصب العین کی تکمیل کا نتیجہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں کامن ویلتھ کے ممبر ہیں اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کامن ویلتھ جس اعلیٰ اور عظیم نصب العین کی مظہر ہے۔ ہمیں اس کا کتنا احساس ہے۔"

پاکستان کو برطانیہ پر پورا اعتماد تھا۔ یہی وجہ ہے کہ چار صوبوں میں سے تین صوبوں میں انگریز گورنر مقرر کئے گئے۔ فیڈرل محکموں کی اکثریت انگریز سکرٹریوں کے ماتحت آئی۔ اور فوج کے اعلیٰ افسر بھی انگریز ہی مقرر ہوئے۔ لیکن صرف دو سال کے اندر اندر یہ حال ہو گیا ہے کہ پاکستان میں شاید ہی کوئی ایسا اخبار ہو۔ جس نے کھل کر یہ نہ کہدیا ہو۔ کہ برطانیہ پاکستان سے شرمناک غفلت کا مرتکب ہوا ہے۔ اور کامن ویلتھ سے وابستگی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ یہی بات تقریباً ہر سیاستدان نے نجی محفلوں میں کہی

حکومت نے برطانوی حکومت کی شدید مذمت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں ۱۹۴۷ء میں نہایت جلد بازی سے تقسیم قبول کرنے کو کہہ دیا گیا۔ ایک مشترکہ دفاعی کونسل بنی۔ جس کا انتظامی گماشتہ ایک انگریز سپہ سالار تھا۔ تاکہ غیر تقسیم شدہ ہند کے جنگی سامان کا بٹوارہ کیا جائے پاکستان کو یقین دلایا گیا کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور حکومت خیال رکھے گی کہ ان سے منصفانہ برتاؤ ہو لیکن اس کے باوجود سپریم کمانڈر کو واپس بلا لیا گیا اور پاکستان کو اپنے حصے کی بہت معمولی مقدار ملی تھی۔ سپریم کمانڈر کے ہیڈکوارٹرز بند کر دیئے گئے اور جب پاکستان نے برطانیہ اور کامن ویلتھ سے اپیل کی کہ پنجاب کی گڑبڑ اور ان میں مداخلت کرنے کے لئے غیر جانبدارانہ مبصر بھیجے جائیں تو پاکستان نے محسوس کیا۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ کا جواب توہین آمیز تھا۔

اس کے بعد کشمیر کا جھگڑا پیش ہوا۔ ہندوستان اور پاکستان جنگ آزما ہونے کو تھے۔ کامن ویلتھ خاموش تھی۔ کم از کم سلامتی کونسل میں برطانوی نمائندے سے یہ توقع تھی کہ وہ مباحثے کی رہنمائی کرے۔ کیونکہ دوسرے ملکوں کے نمائندوں کو کشمیر کے بارے میں بہت کم معلومات حاصل تھیں۔

جنوری اور فروری ۱۹۴۸ء میں برطانیہ اور کینیڈا کے نمائندوں نے اس کیس پر اس کے حسن و قبح کی بنا پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پاکستان اور ہندوستان کو رائے شماری کے سلسلے میں برابر فریق قرار دیا۔ لیکن پاکستانیوں کا خیال ہے کہ لیبر پارٹی میں ہندوستان کے دوستوں نے برطانیہ کی پوزیشن کو بدل دینے میں کامیابی حاصل کی۔ اور سلامتی کونسل نے ایک ایسی قرارداد منظور کی جس پر رائے شماری کی مشینری کا پلہ ہندوستان کے حق میں بھاری ہے

۱۹۴۸ء کے وسط میں کشمیر میں ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے سے برسرپیکار تھے۔ حالانکہ دونوں ایک ہی بادشاہ کی اطاعت کا دم بھرتے تھے اور دونوں کے سپہ سالار اعظم انگریز تھے۔ کامن ویلتھ نے اس میں صرف اتنی مداخلت کی کہ یہ رولنگ دیدیا کہ انگریز افسر جنگی علاقے میں نہ رہیں۔ اس کا ہندوستان کے مقابلے پر پاکستان پر کہیں زیادہ اثر پڑا۔ کیونکہ ہندوستان کی فوج ملکی عہدہ داروں کے لحاظ سے زیادہ آگے تھی۔ اس سے پاکستان کا ارادہ ہو گیا کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے۔ پاکستان برطانوی افسروں سے نجات حاصل کر لے۔ اس سال جنوری میں کشمیر کمیشن نے التوائے جنگ کرایا۔ لیکن فوجیں اپنی اپنی پوزیشن پر موجود ہیں۔ اخبارات میں بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی ہوائی بیڑے کے انگریز کمانڈر نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہندوستان کو برطانیہ سے پاکستان کے مقابلہ پر زیادہ جدید ساخت کے طیارے ملے ہیں۔ اس سے کراچی میں اس خیال کو تقویت ہوئی۔ کہ جہاں تک جنگی سامان کی فراہمی کا تعلق ہے۔ ہندوستان کی ضروریات کے پیش نظر پاکستان کی ضرورت کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔

کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے موقع پر پاکستان کو زیادہ غصہ آیا۔ برطانوی وکلاء ایک ایسا فارمولا بنانے میں مصروف تھے۔ جس سے کامن ویلتھ میں شرکت کے باوجود ہندوستان ایک جمہوریہ بن سکے۔ وزیر اعظم پاکستان کے اپنے الفاظ ہیں۔ کہ پاکستان کے بارے میں خود بخود یہ تصور کر لیا گیا کہ وہ کامن ویلتھ میں رہے گا اور اس سے ایسے آدمیوں کا سا سلوک کیا گیا۔ جو بھیڑ بکریوں کی طرح پیچھے لگے رہتے تھے۔ پھر برطانوی وزراء نے "جنوب مشرقی ایشیا میں ہندوستان کی قیادت" کے قصیدے گانے شروع کئے۔ ایک معزز اور نمایاں پاکستانی نے راءٹر کو یہ بیان دیا۔ جس میں اپنے ہم وطنوں کے خیالات کی ترجمانی کی گئی ۱۹۴۷ء میں ہمارا خیال تھا۔ کہ کامن ویلتھ ایک کنبہ تھا۔ اور برطانیہ ہمارا بڑا بھائی ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کامن ویلتھ بھی قوموں کے کسی دوسرے ادارے کی طرح دھڑے بندی کی سیاست میں دلچسپی لیتی ہے اور جب بھی ہندوستان سے ہمارا کوئی جھگڑا ہو گا۔ لیبر پارٹی کی حکومت ہمیشہ ہندوستان کی حمایت کرے گی۔

غیر جانبدارانہ جائزہ:- ضروری نہیں کہ ہم حقائق کو اسی روشنی میں دیکھیں جس میں پاکستانی دیکھتے ہیں۔ ہم ان کی پالیسی سے چند واضح نتائج نکال لیتے ہیں۔ پہلی یہ کہ اگر کامن ویلتھ کا کوئی مطلب ہے۔ تو اسے اختیار ہونا چاہیئے۔ کہ جب اس کے ممبر غیر سرکاری طور پر حالت جنگ میں پہنچ جائیں۔ تو ان کے جھگڑے کی روک تھام کرے۔ یہ نہ ہو کہ دونوں فریقوں کو افسر اور سامان جنگ مہیا کیا جائے۔ اور ثالثی کی ذمہ داری مجلس اقوام پر ڈال دی جائے۔ یہ بات صحیح ہو یا غلط۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد روس کے خوف پر نہیں، ہندوستان کے خوف پر رکھی ہوئی ہے۔ اسلئے پاکستان کسی بیرونی طاقت کے جارحانہ اقدام کے مقابلے کے لئے اس وقت تک کسی دفاعی معاہدے میں شریک نہ ہو گا۔ جب تک کامن ویلتھ کے اندر کسی طاقت کے جارحانہ اقدام کے خلاف اسے ضمانت نہ دی جائے اور وہ جنوب مشرقی ایشیا میں ہندوستان کی قیادت کسی صورت میں قبول نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے آئرلینڈ میں جمہوریہ آئیرا کی رہنمائی السٹر قبول کرلے

دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان کی ضروریات اور خواہشات کا ایک زیادہ ہمدردانہ مطالعہ ضروری ہے۔ لیبر پارٹی کے بہت سے ممبر ابھی تک اس انداز سے سوچتے ہیں کہ کانگریس ترقی پسند ہے اور لیگ رجعت پسند یہ صحیح ہے کہ پاکستان کی صوبائی حکومتوں کے اعلیٰ مقامات پر رشوت ستانی کا ارتکاب ہوا۔ لیکن مرکزی حکومت نے سختی سے اس کا سد باب کیا ہے۔ خواہ اس سے ایسے صوبائی وزرائے اعظم کی عام بدنامی ہوتی ہو۔ جو مسلم لیگ کے زبردست حامی تھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بڑے زمینداروں نے لیگ کی تاریخ میں نمایاں حصہ لیا۔ لیکن لیگ کے مطالبے پر ہر صوبائی حکومت زرعی اصلاحات کے بارے میں کام کر رہی ہے۔ جس سے کاشتکاروں کی حالت ٹھوس انداز میں بہتر ہو جائے گی

اسلامی جمہوریت

پاکستان دو متوازن بجٹ پیش کر چکا ہے۔ اب وہ مستحکم ہے اور وہ اسلامی جمہوریت کے نصب العین کی طرف پہنچنے میں برطانوی اشتراکیوں سے ہر قسم کی مدد کا مستحق ہے۔ کیونکہ اگر برعظیم ہند کے شمال مشرق اور شمال مغرب میں ایک مضبوط اسلامی اشتراکی حکومت قائم ہو جائے تو وہ اندرونی یا بیرونی کمیونسٹ حملے کے خلاف بہت مضبوط روک ثابت ہو گی۔ پاکستان کو غیر ملکی سرمائے اور غیر ملکی کاریگروں کی ضرورت ہے۔ اسے غیر ملکی اساتذہ کی بھی ضرورت ہے۔ تاکہ اس ہندو عملہ کی جگہ پر کی جاسکے۔ جو تقسیم کے بعد یونیورسٹیوں سے چلے گئے ہیں۔ اور اگر پاکستان کو یہ چیزیں نہ ملیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ ان اعتدال پسندانہ روایات سے انحراف کرتے ہوئے کسی اور طرف دیکھے جو بہت سے انگریزوں نے یہاں پیدا کر رکھی ہیں پچھلے چند سالوں میں برطانیہ میں جدید ہند سے زیادہ ہمدردی پیدا ہو رہی ہے۔ ہندوستان کی جدوجہد آزادی اور بعض کانگرسی رہنماؤں کی مجاہدانہ قربانیوں کا زیادہ چرچا ہے۔

. . . .

. . . . لیکن کیا ہندوستان سے دوستی کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان سے دوستی نہ پیدا کی جائے؟ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ زیادہ تر پڑھے لکھے انگریز "پنڈت نہرو کی کتاب "سچائی کے ساتھ تجربے" پڑھ چکے ہیں۔ لیکن کیا وہ وقت نہیں آگیا۔ جب ہم ایک اور مملکت ـــ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ـــ کے ارتقا کا مطالعہ کریں۔ اور ہماری لائبریریوں میں کم از کم امیر علی اور اقبال کی کتابوں کو تو جگہ مل سکے؟ اگر ہم پاکستان کی تاریخ سے ذرا زیادہ واقف ہوتے اور ان کی خواہشات جانتے۔ تو ہم اسے اس طرح ناراض نہ کر دیتے۔ جیسے پچھلے دو سال میں کیا گیا ہے۔ اور کامن ویلتھ سے اس کی وابستگی کے امکانات بھی بڑھ جاتے۔

(۲۸ اگست ۱۹۴۹ء کے "مانچسٹر گارڈین" سے)

پتہ مطلوب ہے

مولوی عبد المجید صاحب مبلغ جماعت احمدیہ جو انقلاب سے چند ماہ پیشتر دھاریوال ضلع گورداسپور سے تبدیل ہو کر کسی اور علاقہ میں متعین ہو گئے تھے اور ماسٹر غلام محمد مدرس فیض اللہ چک اگر پاکستان میں کہیں مقیم ہیں تو بذریعہ ڈاک اطلاع دیں۔

محمد حسین ربانی فیض پور چک ۳۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

(بقیہ صفحہ ۵)

اور اس فرقہ کا الواحی کتب خانہ تھا۔ اور یہ خط بھی اس کتب خانہ کا منقبہ ہے۔ اس مکتوب کو ایک ملکیشن کے نام سے انڈو امریکن بک کمپنی نے ۱۹۰۷ء میں شائع کیا ہے۔

مکتوب میں راقم نے اس امر کا دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ صلیب سے اتارے گئے حضرت عیسےٰ کے بدن میں برچھی کا چھبونا اور اس سے خون اور پانی کا نکلنا اس امر کی تصدیق میں پیش کیا گیا ہے راقم کہتا ہے کہ یہ خط اس لئے لکھا گیا ہے کہ وہ اختلاف جو حضرت عیسےٰ کی وفات کے متعلق عوام میں پڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے طرح طرح کے اوہام باطلہ اور خارق عادت ظنون جو جہلا میں پھیل گئے ہیں دور ہو جائیں۔ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسیح فوت ہو گئے۔ بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں۔ کہ مسیح خدا کی قدرت سے زندہ ہیں۔ ان اختلافات کا حل اس خط سے ہوتا ہے۔ یہ مکتوب اگر آپ مطالعہ میں لائیں۔ تو آپ کو یوں معلوم ہوگا۔ جیسے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" پڑھ رہے ہیں۔ واقعہ صلیب کی تحقیقات کے حیرت انگیز تطابق کو دیکھ کر آپ حیران ہو جائیں گے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اس خط کو سامنے رکھ کر حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ حالانکہ آپ کی کتاب کے آٹھ سال بعد یہ خط شائع ہوا ہے۔ اس خط کے آخری حصے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض سادہ لوح عیسائیوں کے دل میں مسیح کے آسمان پر جانے کا خیال کس طرح پیدا ہوا۔ اور انجیل کی اعمال الرسل کتاب میں جو یہ لکھا ہے۔

"وہ ان کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھا لیا گیا۔ اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لیا"۔ اعمال ۱/۱

اس کی حقیقت کیا ہے اور اصل واقعہ دراصل کتنا ہے۔ راقم مکتوب خط کے آخری حصہ میں لکھتا ہے۔

"بعض خاص حواریوں کا خیال تھا۔ کہ مسیح ہمیں چھا نیہ کیلے جائیگا۔ مگر ہمارے جماعت کے آدمی جن کی ساتھ بننے کی نسبت پہلے سے طے ہو گیا تھا۔ پہاڑ کے دامن میں موجود تھے۔ اس وقت مسیح حواریوں کی معیت میں کوہ لوط پر کھڑے تھے۔ جب اُس نے اپنے حواریوں کو تاکید کی کہ تم ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ جس وقت وہ یہ آخری کلام کر رہا تھا۔ تو مارے غم کے اس کی آواز دھیمی ہو گئی تھی۔ جب جدا ہونے لگا۔ ۔۔۔۔ اس وقت تمام پہاڑ کے گرد اگرد کہر چھائی ہوئی تھی۔ اور وہ سورج کی کرنوں سے رنگین ہو رہی تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مسیح کو تیار دیکھ کر حواری دو زانو ہو گئے۔ مسیح کھڑا ہو گیا۔ اور جلد جلدی اُس گھرے ہوئے کہر میں سے ہوتا ہوا چلا گیا۔ جب حواری وہاں سے اٹھے تو ہماری جماعت کے دو آدمی اُن کے سامنے موجود تھے۔ جنہوں نے کہا کہ مسیح تو یہاں سے روانہ ہو گئے۔ چنانچہ حواری پہاڑ سے نیچے اترے۔ اور اپنا راستہ لے کر چل دیئے لیکن شہر میں یہ افواہ عام طور سے مشہور ہو گئی۔ کہ مسیح بادلوں میں بیٹھ کر آسمان پر چلا گیا۔ یوحنا کو اصل حال معلوم تھا۔ کیونکہ وہ وہاں موجود تھا۔ مگر اُس نے نہ کسی کو بتایا اور نہ وہ تحریر میں لایا

اس سفر میں یوسف آرمتیا اور نکو دیمس بھی مسیح کے ساتھ تھے۔ جب بحر مردار کے قریب پہنچے۔ تو مسیح نے سفر کے بڑے طول طویل ارادے ظاہر کئے۔ اس واسطے وہ دونوں اصحاب ان سے رخصت ہو کر واپس چلے آئے"۔

بادلوں میں بیٹھ کر آسمان پر جانے کی یہ حقیقت ہے۔ جو اس خط میں بیان کی گئی۔

درخواست دعا

میرے لڑکے ڈاکٹر احسان علی صاحب موٹر سائیکل اور تانگے کی ٹکر سے زخمی ہو گئے ہیں ٹانگوں اور جسم پر چوٹیں آئی ہیں۔ اور جس کی وجہ سے بخار بھی ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اُن کی صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(خاکسار فیض علی صابر ۔ لاہور)

اعلان

مولوی عبد المجید صاحب مبلغ جماعت احمدیہ جو انقلاب سے چند ماہ پیشتر دھاری وال ضلع گورداسپور سے تبدیل ہو کر کسی اور علاقہ میں تعینات ہو گئے تھے کا مکمل پتہ اور ماسٹر غلام محمد صاحب مدرس فیض اللہ چک کا پتہ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو حسب ذیل مقام پر مجھے فوراً اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

(محمد حسین جالندھری دفتر ... لاہور)

درخواست دعا

"میں کئی روز سے بیمار ہوں دوستوں کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وہ میری صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں"

(غلام محمد پرویز مغلپورہ لاہور)

واشنگٹن میں مالی بات چیت کا پس منظر

لندن (رویٹر پریس) اگرچہ یہ بات ابھی صیغہ راز میں ہے۔ کہ واشنگٹن میں ڈالر کے سلسلے میں جو بات چیت ہونے والی ہے اس میں مسٹر سٹیفورڈ کرپس اور مسٹر بیون کیا کہیں گے۔ لیکن اتنی بات ظاہر ہے کہ وہ برطانیہ کی معاشی پوزیشن کے بارے میں مندرجہ ذیل حقائق بطور ایک دستاویز کی شکل میں پیش کریں گے۔

پیداوار:۔ پیداوار فی مزدور کے لحاظ سے پچھلے تمام ریکارڈ ٹوٹ رہے ہیں۔ اس سال کے پہلے چھ ماہ میں فی کس پیداوار پچھلے سال کے اتنے ہی عرصے کے مقابلے پر چھ فی صدی زیادہ ہے۔ اور مئی میں تو پیداوار اتنی ہوئی کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ پیداوار میں اس اضافے کی وجہ یہی ہے کہ مزدوروں نے زیادہ محنت سے کام کیا ہے۔ پچھلے سال کام کی مقدار اس سے پہلے سال کی نسبت ۸ فی صدی زیادہ تھی۔ اس سال کے پہلے چھ ماہ میں ۴½ فی صدی مزید اضافہ ہوا۔ سویڈن کے سوا برطانیہ ہی صرف ایک ایسا ملک ہے۔ جس کی پیداوار قبل از جنگ کی سطح پر پہنچ گئی ہے۔

روزگار:۔ کام میں اضافے کا مقابلہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ برطانوی مزدوروں کی تعداد پچھلے سال کے مقابلے پر ۹۹ فی صدی رہ گئی ہے۔ بے روزگاروں کی تعداد ۱۱ لاکھ ۴۰ ہزار ہے۔ جو کل مزدوروں کا ایک فی صدی ہے۔ صنعتی جھگڑوں کے سلسلے میں کم وقت ضائع ہوا۔ اس سال کے پہلے چھ ماہ میں نو لاکھ ۳۲ ہزار دن ضائع ہوئے۔ یہ ۱۹۴۸ء کے اسی عرصہ کا ساٹھ فی صدی ہے۔

بنیادی صنعتیں:۔ برطانیہ کی دو بنیادی صنعتیں ہیں۔ لوہا اور فولاد جنگ کے بعد برابر ترقی کر رہی ہیں سٹیل کی پیداوار میں پانچ فی صدی اضافہ ہوا۔ اور کوئلہ کی صنعت میں فی کس یومیہ پیداوار جنگ کے بعد بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ اور برطانوی کانکنوں کو یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ کوئلہ کی پیداوار کو جنگ سے پہلے کی سطح پر لے آئیں۔

دوسری صنعتیں:۔ کپڑے۔ گاڑیاں۔ جہازی کارخانے۔ انجینئرنگ وغیرہ کا کام قبل از جنگ سے کہیں زیادہ ہو رہا ہے۔ دنیا بھر میں جتنے جہاز بنتے ہیں برطانیہ ان کا نصف تیار کرتا ہے۔ اس سال کے پہلے چھ ماہ میں ساڑھے سات ہزار موٹر کاریں ہر ہفتہ تیار ہوتی ہیں

برآمد:۔ برآمد کی مسلسل کوشش نے پچھلے ریکارڈ مات کر دیئے ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں ۱۹۳۸ء کے مقابلہ پر ۱۰۲ فی صدی برآمد رہی۔ اس سال کی پہلی سہ ماہی میں یہ تناسب ۱۵۵ تک پہنچ گیا۔ یورپی بحالی کے پروگرام میں شامل ممالک میں سے کسی ملک نے اتنی ترقی نہیں کی صنعتی پیداوار میں اضافے نے سمندر پار ادائیگیوں کو متوازن کر دیا ہے۔

امریکہ سے تجارت:۔ ڈالر کی برآمد میں اضافے کے سلسلہ میں یورپ کے بہت کم ممالک نے برطانیہ کے برابر ترقی کی ہے۔ ۱۹۴۸ء میں برطانیہ نے امریکہ کی طرف سے آنے والے مال کا ۹۱ فی صدی حصہ برآمد کیا۔ پچھلے سال سے تناسب ۵۵ فی صدی تھا۔

کم نرخ:۔ برآمد اور درآمد کے نرخوں میں ایک بڑے خلا کے باوجود برطانیہ کی برآمدی مہم جاری رہی۔ پچھلے مہینے یہ نرخ متوازن ہوئے لیکن اس سے پہلے برآمد کے بدلہ پر درآمد کی چیزیں بہت مہنگے داموں خریدی گئیں۔

پتہ مطلوب ہے!

مکرمی مولوی محمد سرور صاحب ولد میاں سندھی خان صاحب راجپوت ساکن بیری (ضلع گورداسپور) اپنے موجودہ پتہ سے نظارت کو مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی اور دوست کو علم ہو۔ تو وہ بھی مطلع فرماویں۔ مفصل پتہ ہونا چاہیئے۔ (ناظر بیت المال)

مسئلہ کشمیر کے متعلق کسی کو ثالث مقرر نہیں کرنا چاہئیے

شیعہ لیڈر کا بیان

کراچی ۶ ستمبر۔ پنجاب شیعہ کانفرنس کے صدر نواب محمد احسان علی خاں نے مولانا شبیر احمد عثمانی کے اس انتباہ کی تائید کی ہے جس میں انہوں نے پاکستان کی حکومت سے کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر کسی کی ثالثی کو قبول نہ کرے استار کو ایک بیان دیتے ہوئے نواب احسان علی خاں نے حکام کی توجہ ریڈ کلف کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی۔ جس میں پاکستان کے ساتھ ناانصافی کی گئی تھی اور پاکستانی حکام کو ایڈمرل نمٹز کے ہاتھوں میں کھیلنے کے خطرات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کی قسمت کا فیصلہ صرف استصواب رائے عامہ سے ہونا چاہئیے۔ انہوں نے حکومت کو یقین دلایا کہ پاکستان کے شیعہ اپنے ملک اور کشمیر کے دفاع کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (استار)

شام نئی حکومت تسلیم کئے جانے کیلئے بے قرار ہے

دمشق ۶ ستمبر۔ شام کے لیڈران اور عوام دیگر عرب ممالک کی طرف سے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے میں تاخیر کے باعث بہت مضطرب ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فوج اپنی بارکوں میں واپس چلی گئی ہے اور شام کی عوامی زندگی میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے عوام کی زندگی معمول کے مطابق ہے۔ حال ہی میں لازمی طور پر فوجی تربیت حاصل کرنے کا قانون بنایا گیا ہے۔ فوج کے افسران اس قانون کے تحت نئے رنگروٹوں کو تربیت دینے میں مشغول ہیں۔

اس دوران میں وزارتی کمیٹی نے آئندہ انتخابات کے لئے نئے قوانین کا مسودہ تقریباً مکمل کر لیا ہے اس دوران میں وزارتی کمیٹی نے آئندہ انتخابات کے لئے نئے قوانین کا مسودہ تقریباً مکمل کر لیا ہے شام کے لیڈران اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ نئی دستور ساز اسمبلی بہت جلد ایک جمہوری نظام حکومت کو منظور کرنے کا کام شروع کر دے گی اور اس جمہوری قانون کے تحت شام میں معمول کے مطابق سیاسی زندگی شروع ہو جائے گی۔ (استار)

سفارتی تقرر

بغداد ۶ ستمبر۔ ایجنٹ عراق نے انڈونیشیا میں . . . . . . آزری طاوا سید مائیکل کو انڈونیشیا کے عراق میں وزیر مقرر کرنے کی درخواست پر منظوری دے دی ہے۔ انہوں نے سفیر ہند کی حیثیت سے مسٹر علی ظہیر کے تقرر کو بھی منظور کر لیا ہے (استار)

کھجوروں کا تیل

بغداد ۶ ستمبر۔ عراقی کھجوروں کی انجمن کھجوروں سے تیل الکوحل بیئر وغیرہ نکالنے کے ایک جدید کارخانہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ساڑھے تین لاکھ دینار کا سرمایہ لگایا جائے گا۔ اب تک جو تجربات کئے گئے ہیں وہ کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ (استار)

جمہوریت پسند انڈونیشی اب بھی پر امید ہیں

ہیگ ۶ ستمبر۔ انڈونیشی گول میز کانفرنس کی سست رفتاری کے باوجود جمہوری حلقے اب بھی وہی امیدیں رکھتے ہیں جن کے ساتھ انہوں نے کانفرنس کے افتتاح کا سامنا کیا تھا۔ جو خیر سگالی اس وقت تھی وہ اب بھی ظاہر ہوتی ہے وہ مختلف کمیٹیوں کے تقرر اور ان سوالوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے دشوار کام کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو ان کمیٹیوں کو آئندہ ماہ کے عرصے میں طے کرنی ہیں۔ گو مختلف کمیٹیوں کی کارروائی کے کاغذات مکمل نہیں ہوتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ولندیزی فوجوں کے اخراج جیسے اہم مسائل پر کچھ کارروائی کی جا چکی ہے۔ (استار)

پاکستانی ملاحوں کی قومی یونین

کراچی ۶ ستمبر۔ پاکستانی ملاحوں کی ایک قومی یونین کراچی پورٹ ٹرسٹ ... مسٹر عبدالرحیم درجانی کی زیر صدارت عنقریب قائم ہونے والی ہے۔ اس مجوزہ یونین کے مقاصد میں بہتر حالات رہائش اور دوسری سہولتیں اور غیر ملکی جہاز ران کمپنیوں پر زور دینے کے لئے کہ وہ پاکستانی ملاحوں کو ملازم رکھیں حکومت کی حمایت حاصل کرنا ہے۔ (استار)

ایران کے انتخابات ختم ہو گئے

طہران ۶ ستمبر۔ ایران کے سینٹ کے انتخابات کے بعد جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ صوبائی ایرانیوں کو انتخابات میں حصہ لینے کے لئے جو پروپیگنڈا کیا گیا تھا وہ ناکام رہا ہے ایرانیوں سے اپیل کی گئی تھی کہ ہر ایک ووٹ دے لیکن ابھی تک انتخابات کے نتائج کا علم نہیں ہو سکا۔ (استار)

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل کی مصروفیات

قاہرہ ۶ ستمبر۔ ورلڈ مسلم کانفرنس کے سیکرٹری جنرل پروفیسر حسن الاعظمی آجکل قاہرہ میں ہیں۔ آپ کسی عرب دارالخلافہ میں آئندہ اسلامی کانفرنس کے انعقاد کے لئے عرب ممالک کا دورہ کر رہے ہیں پروفیسر الاعظمی نے ... کانفرنس کے اعزازی صدر امیر عبدالکریم الخطابی اور عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا سے ملاقات کی پروفیسر اعظمی نے قاہرہ کے شام کے اخبار الزمان کو بتایا کہ کانفرنس کا مقصد اسلامی ملکوں میں دوبارہ وحدت پیدا کرنا ہے تاکہ ہر ملک ... سیاسی ثقافتی اور تہذیبی حدود پر ... ہیں ... ورلڈ مسلم کانفرنس کا ... ہے ... نہیں کرے گی۔ (استار)

پنڈت نہرو نے ہندوستانی فوجوں کو کشمیر سے نکالنے کا وعدہ کیا تھا

وزیر خارجہ پاکستان کا بیان

لاہور ۶ ستمبر۔ "ادارہ اقوام متحدہ صرف اس چیز کو جامہ عمل پہنانے کی کوشش کر رہا ہے جس کے متعلق ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے نومبر ۱۹۴۷ء کے شروع میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کے نام ایک تار میں تحریر کیا تھا۔

اس تار میں پنڈت نہرو نے کہا تھا کہ جونہی ریاست جموں و کشمیر میں امن اور قانون بحال ہو جائے گا۔ ہندوستانی فوجیں ریاست سے نکال باہر کر دی جائیں گی آگے چل کر پنڈت جی نے اسی تار میں یہ بھی تسلیم کیا تھا کہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں ریاست جموں و کشمیر کے الحاق کا فیصلہ آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ سے ہو گا"

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی توجہ جب وزیر اعظم ہندوستان کے کل کے اعلان کی طرف مبذول کرائی گئی تو آپ نے آج لاہور میں ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندے کو ملاقات کے دوران میں متذکرہ صدر بیان دیا۔

یاد ہو گا کہ پنڈت نہرو نے کل الہ آباد میں جو تقریر کی اس میں انہوں نے کہا کہ پاکستان یہ دعویٰ کر کے کہ کشمیر میں مسلمانوں کی غالب اکثریت ہے اور وہ پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں۔ اقوام متحدہ کو مرعوب کرنا چاہتا ہے۔ جس کو یہ خیال ہے کہ ریاست کے اسی فیصدی عوام غالباً پاکستان سے الحاق چاہتے ہوں گے پنڈت نہرو نے اسی تقریر میں یہ بھی مزید کہا تھا کہ کشمیر نے جو مزید قدم اٹھایا ہے اور جو پوزیشن اختیار کر لی ہے وہ دو قومی نظریہ کے لئے براہ راست چیلنج ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کا مطلب دو قومی نظریہ ہے تو ہندوستان نے خود اس کا اعتراف کیا ہے

جب وزیر خارجہ سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ جنرل اسمبلی کا کام ہے۔ (اپ۔پ)

اقتصادی کانفرنس کے لئے شامی مندوب

دمشق ۶ ستمبر۔ اقتصادی امور کے ڈائرکٹر فیاض اللالاتی اکتوبر میں کراچی میں منعقد ہونیوالی اقتصادی کانفرنس کی نمائندگی کرینگے یہاں کے اقتصادی حلقے اس کانفرنس کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ اس کانفرنس کا مقصد اسلامی ممالک میں اقتصادی رابطے کو مضبوط تر بنانا ہے۔ (استار)

عراق اور اطالیہ کا تجارتی معاہدہ

بغداد ۶ ستمبر۔ استار کو معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ نے عراق کی حکومت سے ایک تجارتی معاہدہ کرنے کی درخواست کی ہے۔ (استار)

فلسطین کی تعلیمی حالت

عمان ۶ ستمبر۔ آجکل فلسطین کے مدارس میں تعلیم پانے والوں کی تعداد ۳۶۸۰۰ ہے اس میں لڑکے اور لڑکیاں شامل ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ تعلیمی سال میں تعلیم پانے والوں کی تعداد ۴۱ ہزار ہو جائیگی فلسطین میں تعلیم کے ڈائرکٹر جنرل احمد بے طوقان نے بیت المقدس میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ فلسطین کے کل تعلیمی عمر کے بچوں میں سے ۵۸ فیصدی بچوں کی تعلیم کا بندوبست ہو جائے گا۔

ڈائرکٹر تعلیم نے مزید بتایا کہ اس سال تعلیم کیلئے بجٹ میں ... روپیہ کی منظوری دی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ فلسطین کے انتظام پر جو کل روپیہ خرچ کیا جاتا ہے یہ گرانٹ اس کا ۱۰ فیصدی حصہ ہے۔ وزیر تعلیم نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ فلسطین میں اس وقت ۱۹۶ مدارس ہیں۔ اور آئندہ سال مزید ۵۸ مدارس قائم کئے جائیں گے۔ اس وقت ۹۷۰ اساتذہ ملازم ہیں۔ اور آئندہ سال مزید ۱۲۶ اساتذہ مقرر کئے جائیں گے

وزیر تعلیم نے کہا یہ بات رنجدہ ہے کہ لڑکیوں کی تعداد لڑکوں کی نسبت بہت ہی کم ہے۔ ابتدائی مدارس میں ۲۶۰۰۰ لڑکے ہیں اور اس کے مقابل میں صرف پانچ ہزار لڑکیاں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ شہروں کے رہنے والے طلبہ کی تعداد دیہاتوں کے رہنے والے طلباء کی تعداد سے زیادہ ہے۔ (استار)

پولیس کے انسپکٹر کا قتل

بغداد الجدید ۶ ستمبر۔ بہاولپور کے چڑیا گھر کے باغ میں سے ایک نعش برآمد ہوئی ہے نعش کا سر غائب تھا اور نعش کے بدن پر وردی پولیس کے ایک انسپکٹر کی تھی۔ (استار)

بین الاقوامی ریڈ کراس

عمان ۶ ستمبر۔ بین الاقوامی ریڈ کراس کی جماعت بیت المقدس میں حکام کے ساتھ عملی طور پر اشتراک عمل کا ارادہ رکھتی ہے۔ بیت المقدس میں ڈی ڈی ٹی کا چھڑکاؤ بیماریوں کی توسیع کو روکنے کیلئے کیا جا رہا ہے۔ (استار)

شام فوج کا پبلک ریلیشن کا محکمہ توڑ دیا جائیگا

دمشق ۶ ستمبر۔ کرنل حسنی الزعیم کے وقت میں شام کی فوج میں پبلک ریلیشن کا ایک محکمہ قائم کیا گیا تھا اس محکمے کو اب توڑ دیا جائے گا۔ اس محکمے پر ماہوار کو تقریباً ۵۰۰۰ لیرا صرف ہوتے تھے (استار)